تبصرہ کتب

مشرقِ وسطیٰ کا بحران
اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئیاں

مؤلف: محمد ذکی الدین شرفی
ناشر: اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ - ۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور
اشاعت: مئی ۱۹۹۱ء
صفحات: ۴۰
قیمت: ۷/۵۰ روپے

شدّت غم والم یا بے پناہ مسرّت وابتہاج کے مواقع پر بانیان مذاہب یا بزرگانِ دین کی تحریروں اور اقوال و آراء کی تشریح و تعبیر سے یہ ثابت کرنا کہ یہ سب کچھ پہلے بتایا جا چکا ہے، دنیا ئے مذاہب میں کوئی نئی بات نہیں۔ یورپ اور امریکہ میں کئی بار یہ چرچے ہوئے کہ ان دنوں یورپ اور امریکہ جن اخلاقی اور سیاسی حالات سے گزر رہے ہیں، ان کی پیش گوئی بائبل میں کی جا چکی ہے۔ نیز ان حالات کے پیشِ نظر حضرت مسیح علیہ السلام کی آمدِ ثانی قریب ہے، ان کی آمد کی تاریخ تک بتا دی گئی مگر جب وقت گزر گیا تو آمدِ مسیح کی اطلاع دینے والوں نے تاویلات شروع کر دیں اور اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو تشریف نہ لائے البتہ مسیحی دنیا میں ایک نئے فرقے کا اضافہ ہوگیا۔ مسلم دنیا بلکہ خود برصغیر کے حوالے سے کتنی ہی بار مہدی موعود کے ظہور کی خبریں دی گئیں اور کئی موقع شناس افراد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور مسلم امّت میں افراتفری اور انتشار کا باعث بنے۔ سیّد احمد شہید کی تحریک جہاد کے آغاز، ۱۸۵۷ء میں عسکری جدوجہد کی ناکامی، برصغیر کی تقسیم کے موقع پر قتل وغارت اور ماضی قریب میں سقوط مشرقی پاکستان جیسے مواقع پر شاہ نعمت اللہ ولی کی جانب منسوب قصائد سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ان واقعات کی اطلاع بہت پہلے دی جا چکی تھی۔

مغربی دنیا میں آج بعض مسیحی گروہ یہودیوں کے قومی وطن کے لیے ان کی جدوجہد، اس کے حصول اور ارضِ فلسطین میں ان کی یک جائی کو بائبل کی پیش گوئیوں کی تکمیل خیال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہودیوں کے ارضِ فلسطین میں آ جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزولِ اجلال ہو گا۔ ان

صیہونیت دوست مسیحیوں کو اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ فلسطینی مسلمانوں پر جو مظالم توڑے جا رہے ہیں، یہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے منافی ہیں اور انسانی اقدار کی توہین ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حدیث میں قربِ قیامت کی کچھ علامات بیان کی گئی ہیں مگر ان کی صحیح تعبیر کیا ہے؟ یہ امت مسلمہ کی دینی اور دنیوی صورت حال پر نظر رکھنے والے علماء ہی بتا سکتے ہیں۔ وقتی پریشانیوں اور مشکلات سے گھبرا کر "مردِ غیب" کو دیکھنے کی خواہش اُمّت مسلمہ کے مسائل کے حل میں کوئی خاص مدد نہیں دیتی۔ اگر دیکھا جائے تو گزشتہ پچاس برسوں میں اُمّتِ مسلمہ نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ کہاں وہ وقت تھا کہ دنیائے اسلام غلامی کے شکنجے میں جکڑی ہوئی تھی (اس وقت کے دو "آزاد" مسلمان ملکوں میں سے ایک ترکی، "یورپ کا مردِ بیمار" تھا اور دوسرا یعنی افغانستان برطانوی ہند اور روس کے دمیان Buffer Zone سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا تھا) اور اب امت مسلمہ اپنے معاملات میں خود مختار و آزاد ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امت کو مسائل درپیش ہیں مگر اس کی قوت سے انکار بھی ممکن نہیں۔ تجدید و احیائے دین کی جہد و سعی جس پیمانے پر آج ہو رہی ہے، یہ پچاس سال پہلے کہاں تھی؟

زیرِ نظر کتابچے میں قربِ قیامت اور نزولِ مسیحؑ کا ذکر اس پس منظر میں کیا گیا ہے کہ روس "ماجوج" کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہودی دنیا بھر سے ارضِ فلسطین میں جمع ہو رہے ہیں اور باطل قوتوں کے درمیان ٹکراؤ کے لیے اسٹیج تیار ہو چکا ہے۔ مؤلف نے ۱۹۶۲ء اور ۱۹۸۳ء کے درمیان مغربی تجزیہ نگاروں کے ان بیانات پر اپنی سوچ کی بنیاد رکھی ہے کہ دنیا کو ایٹمی جنگ کا خطرہ ہے۔ یہ ایٹمی جنگ کیوں ہو گی؟ مؤلف کے تجزیے کے مطابق توانائی کے وسائل بہت تیزی سے کم ہوتے جا رہے ہیں اور روایتی توانائی کا سرچشمہ یعنی تیل مشرقِ وسطیٰ میں ہے، لہٰذا مفادات کا ٹکراؤ بھی مشرقِ وسطیٰ میں ہو گا۔ روس اس جنگ (جو تیسری جنگ عظیم ہو گی) میں ملوّث ہو جائے گا، مقاماتِ مقدسہ خطرے میں ہوں گے اور "ماجوج" سے نجات کے لیے حضرت عیسیٰؑ کا نزول لازمی ہو گا۔

یہ کتابچہ ۱۹۸۳ء میں لکھا گیا تھا اور گزشتہ نو دس سال کے عرصے میں بہت سی باتیں غلط ثابت ہو گئی ہیں۔ ایٹمی اسلحے میں کمی ہوئی ہے، عراق کوئی ایٹمی طاقت نہیں بن سکا۔ روس کی قوت گھٹ رہی ہے، تاہم کتابچے کی مقبولیت خوب رہی۔ جنوری ۱۹۹۱ء میں ۲۱۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا اور چار ماہ بعد دوبارہ ۶۱۰۰ کی مبیّنہ تعداد میں چھاپا گیا۔ "پیش لفظ" میں مؤلف نے عربی، فارسی، پشتو اور کئی یورپی زبانوں میں اس کے تراجم شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ مقدّس کتابوں میں بیان کردہ پیش گوئیوں کی تعبیر و تشریح کا حق امت مسلمہ کے ان افراد کے لیے چھوڑ دیا جائے جو دین کے سمجھنے میں عمریں صرف کیے ہوئے ہیں اور وہ بھی کسی "اجماعی" روّیے کے تحت پیش گوئیوں کے مصداق تلاش کریں۔ انفرادی طور پر پیش گوئیوں کی تعبیر و تشریح سے بے اطمینانی میں اضافہ تو ہو سکتا ہے، کوئی مسئلہ حل ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ (اختر راہی)